Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 04,
Jul – Sep. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں شاہی خواتین کی تفریحی سرگرمیاں

Recreational activities of royal women during the Ottoman Caliphate

Hafiz Waqas Nazar*
PhD Scholar, Depart of Quran and Tafseer, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Version of Record
Received: 01-Jul-22 **Accepted**: 28-August-22
Online/Print: 27-Sep-2022

ABSTRACT

Since the start of this empire was underneath the tribal system, initially there was simplicity in their affairs and activities. For example, poetry festivals, poetry recitals, and different activities of this nature were held, however over the time, as the empire expanded, the empire embraced new civilizations and new cultural necessities, that crystal rectifier to the empire's social, New things were additional to the politics of, its business, the recreation, and recreational activities of its individuals. The lifetime of the harem (separate portion for women in royal palace) or palace life is completely different from the lifetime of the people. The royal women of the Turkish Empire performed their services all told sorts of affairs. The royal women accustomed organize numerous activities and competitions to satisfy their diversion desires and for his or her affluent nature. The Ottoman Caliphate was the strongest empire among the guardian and representative empires of the Muslim community, the founders of that made justice and fairness their way of life. Just like the loin-hearted men of the Caliphate, the ladies were additionally the active and dynamic participants and regarded this participation to be the most effective part of the coaching for his or her future generations. This article aims to focus on the recreational activities of royal girls, examine however Muslim girls will enjoy the recreational activities of the royal girls of the empire inside the bounds of Muslim teachings and the way women's rights will be protected in conjunction with the bounds. Care may also be taken to confirm that the rights of people don't seem to be profaned, similarly because the ideal society and society of Islam will be nurtured.

Keywords: *Society, recreational activities, empire, royal, Islam, harem, fairness, Caliphate*

CC BY

درپیش مشکلات

محدود درسائی کے ساتھ حاصل کردہ مواد کی روشنی میں عنوان پر معلومات مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ مقالہ ہذا میں مشکل ترین مرحلہ مواد کی فراہمی تھا، جس کی کچھ وجوہات ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

1۔ سلطنت عثمانیہ کے حوالے سے موجود تاریخ کی کتابوں میں متعلقہ موضوع کے حوالے سے معلومات کا شدید فقدان ہے، بطور ادارہ "حرم" کے حوالے سے چند معلومات درج ہوتی ہیں۔

2۔اسی طرح یورپین میں سے ایک بڑی تعداد نے حرم کے حوالے سے جو تصویر کشی کی ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں جس کا اظہار غیر ترکی خواتین جیسے لوسی گارنٹ، فینی ڈیوس نے بھی کیا،اور ان تمام عورتوں نے بھی جنہوں نے وہاں کا سفر کیااور شاہی خواتین سے قریبی تعلق کے قیام کے بعد حرم کی زندگی کا قریب سے مشاہدہ کیا، چنانچہ ان خواتین مصنفات کے مطابق ان مستشرقین کی اس غلط تصویر کشی کی ایک وجہ یہ ہے کہ حرم کے قواعد کے مطابق ان کو بذات خود شاہی خواتین تک رسائی ممکن نہ تھی اور جن ثانوی ذرائع پر انہوں نے اعتماد کیا، انہوں نے ان سیاحوں اور مصنفین کو درست معلومات نہیں پہنچائیں۔

3۔اسی طرح بعض غیر ترکی سیاح مصنفین اور کچھ ترکی مصنفین جیسے خلیل خالد نے حرم کی زندگی اور شاہی خواتین کے اہم پہلوؤں پر حقیقت کے مطابق تصویر کشی کی ہے لیکن چند ایک کے علاوہ باقی کتب تک دسترس ممکن نہ رہی جس میں کچھ تکنیکی مجبوریاں تھیں اور کچھ کتب تک رسائی کے لئے اداریاتی رسائی درکار تھی۔

4۔ بعض کتب کی قیمتاً وصولی ضروری تھی جس کے لئے وسائل کی عدم دستیابی ایک حقیقی مشکل تھی۔

طریقہ تحقیق

اس مقالے میں اصحاب کتب کی کتابوں سے اقتباسات نہیں لئے گئے بلکہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کی کتب میں موجود متعلقہ مباحث کو پڑھ کر مختصر انداز میں اپنے الفاظ میں مدعا کو بیان کیا جائے، تاہم جس جس مآخذ یا مصدر سے جہاں استفادہ کیا گیا ہے، حوالہ جات میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ مقالہ ہذا کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے حصے میں شاہی خواتین کی رہائش یعنی حرم سے متعلق کچھ معلومات ہیں ،اسی طرح حرم میں شاہی خواتین کی نوعیت اور ان کی حیثیت کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے، دوسرے حصے میں سلطنت عثمانیہ کی شاہی خواتین کی اندرونی وبیرونی تفریحی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے اور مقالے کے تیسرے حصے میں مسلم خواتین اور بطورِ خاص پاکستانی خواتین کے لئے استفادے کی ممکن صورتوں کو پیش کیا گیا ہے۔

پہلا حصہ

ابتدائیہ

ترک قوم کی خلافت عثمانیہ کے دور کی محلاتی زندگی ہو یا عام لوگوں کی زندگی، ہر دو میں حرم کو خاص امتیاز حاصل ہے، حرم سے مراد وہ زنان خانہ ہے جس کو مردوں کے مسکن سے خاص ڈیزائن کی الماریوں اور دیگر طریقوں سے الگ کیا جاتا ہے، خلافت عثمانیہ کے شاہی محل میں موجود حرم در حقیقت عمارت کا وہ خاص حصہ کہتا تھا جس کو عائلہ عثمانیہ یا ان کی خاص کنیزوں اور ان کی عائلہ سے متعلق خاص قسم کی خواتین کے لئے مختص ہوتا تھا[(1)]،اس کی دیواریں بڑی بڑی ہوتی تھیں، جن پر ذمہ دار متعین ہوتے تھے تاکہ حفاظت یقینی بنائی جاسکے، نیز اس بات کا بھی خیال رکھا جاسکے کہ کن لوگوں کی آمدورفت ہے، حرم کے حوالے سے عمومی طور پر بہت پابندی کی جاتی تھی کہ افراد خانہ کے علاوہ دیگر افراد حرم یعنی زنان خانہ میں داخل نہ ہو سکیں۔[(2)(3)]

البتہ اس حوالے سے لوگوں کے طرز عمل میں تنوع رہا، بالخصوص وہ خاندان جو ذرا شہری علاقوں میں رہتے اور دیگر ممالک کی ثقافتوں سے متاثر ہوئے، ان میں اس حوالے سے توسع پایا جاتا تھا،البتہ عورتوں کی میل ملاقات اور خواتین کے مجمعوں میں خواتین ہی آیا جایا کرتی تھیں۔[(4)]

شاہی خواتین کی حیثیت

خلافت عثمانیہ میں محل میں رہنے والی خواتین مختلف حیثیتوں کی مالک ہوتی تھیں ،ذیل میں شاہی خواتین کی حیثیتوں اور ذمہ داریوں کا مختصر ساخاکہ پیش خدمت ہے۔ محل کے حرم میں رہنے والی خواتین میں والدہ سلطان، ہمشیرہ سلطان، زوجہ سلطان، کنیز خاص برائے سلطان، سلطان کی بیٹیاں اور دیگر کنیزیں شامل ہوتی تھیں[(5)(6)]،ان میں سے والدہ سلطان، ہمشیرہ سلطان، زوجہ سلطان اور سلطان کی بیٹیوں یعنی شہزادیوں کی خاص حیثیت ہوتی تھی[(7)]،اسی طرح سلطان کی منتخب کردہ کنیز خاص کی حیثیت بھی عام کنیزوں سے بڑھ کر ہوتی،اور اس کنیز کے نام کے ساتھ لفظ سلطان کا اضافہ کردیا جاتا تھا،اس کی رہائش گاہ عام کنیزوں سے الگ کردی جاتی،اسی خصوصیت کے پیش نظر اس کی خدمت کے لئے مزید کنیزوں کو متعین کیا جاتا تھا،اس کے اخراجات کا خرچہ دیگر کنیزوں سے زیادہ ہوتا اور کنیز خاص کو سلطان کی جانب سے وقتاً فوقتاً سلطان کی جانب سے مہنگے ہدایا اور قیمتی تحائف بھی ملتے تھے۔[(8)(9)]

محل کے لئے عمومی طور پر چھوٹی عمر کی کنیزوں کا بندوبست کیا جاتا تھا اور یہ وہ خواتین ہوتی تھیں جو جنگ میں شکست کی صورت میں بطور مملوک خلافت کی ملکیت میں آتی تھیں، بعد ازاں جب سلطنت کمزور ہونے لگی تو ایک عرصہ تک اس ضرورت کو

غلاموں کے بازار سے پورا کیا جاتا تھا،اور پھر ایک وقت کے بعد انسانوں کی خرید وفروخت پر مکمل پابندی لگادی گئی اور ان کنیزوں اور خواجہ سراؤں کی جگہ مرد ملازمین اور خواتین ملازمات نے لے لی۔[10] ان چھوٹی عمر کی کنیزوں کو باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی اور ان کو آداب شاہی سکھائے جاتے تھے،ان کو محل سے باہر جانے کی لامحدود آزادی تو نہ ہوتی لیکن ایسی قید بھی نہ ہوتیں کہ جس کو محض غلامی کا نام دیا جاسکے ،بلکہ آدابِ شاہی کے قوانین اور ضوابط کے مطابق یہ کنیزیں بھی بڑی کالفہ، والدہ سلطان، ہمشیرہ سلطان یازوجہ سلطان اور کنیز خاص کے ساتھ محل سے باہر جاسکتی تھیں،البتہ جب یہ چھوٹی عمر کی کنیزیں بلوغت کے قریب ہوتیں توان کے لئے والدہ سلطان، ہمشیرہ سلطان یازوجہ سلطان کی جانب سے نکاح وغیرہ کا بندوبست کیا جاتا، بشرطیکہ اس کنیز کا تعین سلطان یااس کے شہزادوں میں سے کسی کے لئے نہ کیا گیا ہو۔[11][12]

بقول ایک امریکی خاتون مغرب کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ عثمانی عورت کی حیثیت کسی لونڈی یا سامان نفع سے زیادہ نہیں، حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ ترکی خاتون اپنے حقوق ومرتبہ کے لحاظ سے یورپ اور مغرب کی خواتین سے کئی گنا بہتر تھی،ان کے پاس حقوق ملکیت موجود تھے۔[13] ان کے پاس حقوق وراثت موجود تھے،وہ اپنے شوہر کی معاونت کے ساتھ ساتھ وقت اختلاف اپنے شوہر کے خلاف دعوی دائر کرنے کی بھی مجاز تھی بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ترکی یعنی مسلمان خاتون کسی بھی مسیحی خاتون سے زیادہ آزاد تھی۔[14][15]

شاہی خواتین کی ذمہ داریاں

محل میں رہنے والی جملہ خواتین میں سے ہر ایک کو ضرور کوئی ذمہ داری دی جاتی تھی، عموماًوالدہ سلطان سب سے طاقتور شمار ہوتی تھی[16] اور والدہ سلطان کی غیر موجودگی میں زوجہ سلطان جو کہ سربراہ محل بنائی جاتی،وہ بھی بہت طاقتور شمار کیا جاتی تھی اور ان دونوں کا دخل سیاسیات میں بھی رہتا تھا، سلطان کی غیر موجودگی میں سفراء سے ملنا یاوزراء کو ضروری ہدایات دینا بھی ان کا کام ہوتا تھا،اسی طرح محل میں امن وسکون کی فضا کو برقرار رکھنا بھی ان کی ذمہ داری ہوتا تھا۔[17]

زوجہ سلطان یا کنیز خاص برائے سلطان کی الگ رہائش گاہ ہوتی تھی اور اس کی بنیادی ذمہ داری سلطان کا خیال رکھنا،وقتِ پریشانی اس کے لئے سکون کا سامان کرنا اور اسی طرح شہزادوں کی تربیت کا خاص خیال رکھنا ہوتا تھا،اس آخری ذمہ داری کے حوالے سے والدہ سلطان، زوجہ سلطان اور کنیز خاص برائے سلطان کی خصوصی نگرانی بھی کرتی تھی،اور اگر کسی وقت اس (والدہ سلطان) کو اندازہ ہوتا کہ زوجہ سلطان یا کنیز خاص کی جانب سے اس معاملے میں کوئی سستی دکھائی جارہی ہے تو ان کو والدہ سلطان کی جانب سے ڈانٹ ڈپٹ کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔[18][19]

عام کنیزوں کا بنیادی کام محل کی تراتیب اور صفائی ستھرائی اور دیگر ضروری کام ہوا کرتے تھے، اسی طرح چونکہ ان کے لئے باقاعدہ تعلیم کا انتظام کیا جاتا تھا تو اچھے طریقے سے جلد از جلد ان کنیزوں کے اپنی تعلیم مکمل کرنی ہوتی تھی، ان عام کنیزوں کی نگرانی کے لئے کالفہ (ذمہ دار کنیز) یا خواجہ سرا کو مقرر کیا جاتا تھا جو عام کنیزوں کے کھانے پینے، ان کی تربیت اور جملہ امور کے ذمہ دار ہوا کرتے تھے۔[20]، اسی وجہ سے یہ اپنے کام کی ماہر ہوتیں، اور مختلف امور میں مختلف لڑکیاں ممتاز ہوتیں، اور زیادہ قابل خواتین کو ریاستی امور میں سے بھی مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی پر مقرر کیا جاتا تھا۔[21]

دوسرا حصہ

شاہی خواتین کی تفریحی سرگرمیاں

سلطنتِ عثمانیہ کی طرف سے عمومی طور پر مختلف قسم کے تہواروں اور خوشی کے مواقع کا انتظام کیا جاتا تھا، اور اس دوران ایسے کھیلوں کا انتظام بطورِ خاص کیا جاتا تھا جس میں تفریح کے سامان کے ساتھ ساتھ اپنی طاقت کا اظہار بھی ہو اور نوجوانوں کا حوصلہ بھی بلند ہو نیز ان تہواروں اور مختلف قسم کے اجتماعی تفریح کے مواقع میں مذہبی اور غیر مذہبی یعنی ملی نوعیت کے جملہ قسم کے کھیل تماشے شامل تھے[22]، اسی طرح شاہی خواتین بھی اپنی تفریح اور تفنن کا خاص خیال رکھتی تھیں، والدہ سلطان اور زوجہ سلطان کی جانب سے محل میں رہنے والی کنیزوں کی تفریح اور ان کی خوشی کا بھی خاص خیال رکھا جاتا تھا، سو وقتاً فوقتاً ان کے لئے مختلف قسم کی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا تھا، اگر ان کی تفریحی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے تو ان کی ان سرگرمیوں کو اندرونی وبیرونی دو قسم کی تفریحی سرگرمیوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

الف: اندرونی تفریحی سرگرمیاں

شاہی خواتین جہاں سلطنت کے مختلف امور میں خدمات سرانجام دیتیں، اپنی تفریح اور ماحول کی فرحت بخشی کا بھی خاص خیا رکھتیں، ان کی تفریحی سرگرمیوں سے پہلی قسم کی وہ سرگرمیاں تھیں جن کا انعقاد محل یا حرم کے اندر کیا جاتا، ذیل میں چند اندرونی تفریحی سرگرمیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

متبرک روایات اور داستان بازی اور بیت بازی

شاہی خواتین کو آداب حرم اور آداب سلطانیہ سکھائے جاتے تھے، اسی طرح امور خانہ داری کے حوالے سے بھی بچیوں نے وہ تمام دستکاریاں اور دیگر چیزیں سیکھنی ہوتی تھیں جو ان کی استانیاں ان کو سکھانی چاہیں[23]، البتہ پڑھی لکھی مستورات اپنی ہم محفلوں کو متبرک داستانیں، مذہبی رسالے اور اشعار سنایا کرتی تھیں، سننے والی خواتین اور بچیاں گھنٹوں بیٹھتی اور ان روایات وداستانوں کو

خوب غور فکر سے سنتیں اور مزے سے عش عش کر اٹھتیں تھیں۔شاہی خواتین میں ظاہر ہے دوسرے ممالک سے لائی گئی کنیزیں بھی ہوا کرتی تھیں،اسی طرح عثمانی خواتین کے ہاں دیگر ممالک کے سفراءاور اسی طرح دیگر ممالک سے آئے مہمانان کی خواتین بھی ملاقات کیا کرتی تھیں،سو اس دوران محفل کو رونق بخشنے کے لئے کنیزوں سے بیت بازی بھی کرائی جاتی تھی،اسی طرح مختلف ممالک سے آئی خواتین اور عثمانی خواتین آپس میں بھی پر حکمت بیت بازی اور اپنے علاقوں کی خصوصیات اور امتیازات کو زیر بحث لاتی تھیں۔(24)

حسین ترین لمحات

شاہی خواتین میں سے سلطان کی بیویوں اور کنیز خاص سلطان کے گرد حلقے کی شکل میں اکٹھی بیٹھ کاتی تھیں اور اس دوران سلطان ان کے ساتھ مختلف موضوعات اور دلچسپ امور پر بات چیت کرتے،ان خواتین کے لئے سب سے حسین ترین اور فرحت بخش لمحہ وہ ہوتا جب سلطان ان کی طرف متوجہ ہوتا،اور اس معاملے میں یہ ایک دوسرے پر رشک کرتی تھیں۔(25)

لطیفہ بازی اور ہنسی مذاق

باہر سے آنے والی مہمان خواتین کے لئے بطور خاص تفریح کا سامان پیدا کرنے کے لئے ہنسی مذاق اور لطیفوں کی محفل کا انعقاد کیا جاتا تھا،اسی طرح اگر کسی عثمانی خاتون مثلاً والدہ سلطان،زوجہ سلطان،کنیز خاص،یا شہزادیوں میں سے کسی کا دل کسی واقعے کے سبب سخت بوجھل ہوتا تو اس وقت بھی بطور خاص ہنسی مذاق کی محفلوں کا انعقاد کیا جاتا تھا۔(26)

رقص کی محافل

ترک معاشرے میں ناچ گانے یا رقص کو شریفوں کا کام تصور نہیں کیا جاتا تھا،یہی وجہ ہے کہ عثمانی خواتین رقص سے پرہیز کیا کرتی تھیں،البتہ اگر کسی وقت رقص کی محفل قائم کی جاتی تو اس کے لئے یا تو معروف رقاصاؤں کو لایا جاتا یا محل میں موجود کنیزوں میں سے کوئی رقص کرتی تھی،البتہ اس دوران اس بات کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ خواتین کی محفل میں خواتین ہی رہیں اور خواتین کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو۔(27)(28)

خوشی کی خبر پر محافل کا انعقاد

حرم عثمانی میں شاہی خواتین خوشیوں کے مواقع پر خوب اہتمام کرتیں تھیں اور اس بات کی کوشش رہتی کہ ان کی خوشی کا اثر کسی نہ کسی درجے میں محل میں رہنے والی کنیزوں،غلاموں،ذمہ داریوں پر مامور افراد اور عام عوام تک پہنچ سکے،اور عام عوام بھی ان کی اس خوشی اور تفریحی سرگرمی میں شریک ہو،ذیل میں ان خوشی و تفریحی میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ولادت کی امید

جب کبھی زوجہ سلطان، یا کنیز خاص یا اسی طرح شہزادیوں یا خاندان عثمانی کے کسی فرد کے ہاں اولاد کی ولادت کی امید افزاء خبر ملتی، والدہ سلطان یا محل میں موجود ذمہ دار فرد کی وجہ سے بطور خاص انتظام کیا جاتا، محل کی کنیزوں میں سکے اور اشرفیاں بانٹی جاتیں، اسی طرح شیرینی کا اہتمام کیا جاتا اور فقراء کے لئے محل سے باہر کچھ اشیائے خورد و نوش کا انتظام کیا جاتا، اس موقع پر اس فرد کو تحفے تحائف دیئے جاتے۔(29)

ولادت اولاد

جب کبھی خاندان عثمانی میں سے کسی کے ہاں ولادت بخیریت ہوتی، تو اس فرق کے بغیر کہ لڑکا ہے یا لڑکی، بطور خاص اہتمام کیا جاتا، اکل و شرب کا خاص انتظام کیا جاتا تھا اور اس بچے کی ماں کی جانب سے بھی اشرفیاں بانٹی جاتیں اور اس پر لطف خبر کا لوگوں کو انتظار رہتا تھا، مختلف طرح کے انتظامات کے ذریعے اس باسعادت دن کو شاہی خواتین خوب اہتمام سے مناتی تھیں، ولادت کے تیسرے روز ایک زبردست فنکشن کا انتظام کیا جاتا جس میں خاندان کے افراد کے علاوہ دوست احباب اور دیگر ممالک کے سفراء کی ازواج بھی شریک ہوتی تھیں۔(30)(31)

بچوں کے عقیقے

سلطنت عثمانیہ میں بچوں کے ختنے اور عقیقے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا، اس دن کی تقریبات کے حوالے سے بچے کے لئے خاص لباس تیار کرایا جاتا، اور رسماً بچے کو لکڑی کی تلوار نما دی جاتی، بچے انتہائی خوش ہوتے اور شہزادیوں اور دیگر شاہی خواتین کی جانب سے شہزادے کو مبارکباد دی جاتی تھی اور اجتماعی طور پر کھانے پینے کا انتظام کیا جاتا جس میں دیگر رشتے دار اور دیگر ممالک یا سلطنتوں کے سفیر اور ان کے اہلِ خانہ بھی شریک ہوتے۔(32)

خصوصی لمحات

مذکورہ بالا لمحات کے علاوہ کچھ دیگر امور کے مواقع پر بھی تقریب کا انعقاد کیا جاتا تھا اور شاہی خواتین اس تقریب سے لطف اندوز ہوتی تھیں، بطور مثال کسی بچے کا پہلا دانت نکلتا، یا کوئی بچہ پہلی مرتبہ سبق کے لئے درسگاہ جاتا یا جیسے کوئی لڑکی پہلی مرتب بطور حجاب کے اپنے سر کو ڈھانپ لیتی، ان تمام مراحل کو شاہی خواتین باقاعدگی سے بطور تقریب کے مناتی اور موقع کے مطابق خوشی کا سامان کیا جاتا۔(33)

اسی طرح کسی بچے کا عسکری تربیت گاہ کو اختیار کرنے کا پہلا دن، جنگ سے کامیاب واپسی کا دن اور بڑوں کا حج عمرے سے واپس آنا بھی بطور تقریب منایا جاتا،اسی طرح عید کے ایام میں بھی عام دعوت کی جاتی اور حرم میں موجود کنیزوں کے لئے کچھ خاص چیزیں پکوا کر یا ان کو اشرفیاں دے کر ان کی عید کی خوشیوں کو دوبالا کیا جاتا۔(34)

ب: بیرونی تفریحی سرگرمیاں

کسی بھی شخص کو اگر کسی محدود عمارت میں رکھا جائے اور اندرون عمارت ہر قسم کی سہولیات اور تفنن طبع کا سامان موجود ہے،ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انسان کا دل اور اس کی طبیعت اکتا جاتی ہے اور وہ اس عمارت سے باہر نکل کر اپنے جی کو خوش کرنا چاہتا ہے اسی لئے سلطنت کی جانب سے بیرونی مقامات پر مختلف قسم کی تفریحات کا انتظام کیا جاتا تھا،بطورِ خاص رمضان آنے پر کچھ تقریبات کا اہتمام کیا جاتا تھا، مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی ان تقریبات میں شریک ہوتے تھے،، جس میں گھڑ سواری ، تیر اندازی،انتظامی ،اور سیاسی انداز کے ڈرامے وغیرہ ب دکھائے جاتے تھے(35)، بالکل ایک عام انسان کی طرح شاہی خواتین بھی قصر یا حرم کی اندرونی تفریحی سرگرمیوں پر اکتفاء نہیں کرتی تھیں بلکہ وہ وقتاً فوقتاً سلطان کے ساتھ یا سلطان کے بغیر بھی حرم یا قصر سے باہر جاکر بھی تفریحی سرگرمیوں کا انعقاد کرتی تھیں اور فطرت کے حسین اور پر لطف مقامات واقات سے لطف اندوز ہوتی تھیں،ذیل میں شاہی خواتین کی چند بیرونی تفریحی سرگرمیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سیر و تفریح کے لئے باہر جانا

عثمانی خواتین پر فضا مقاموں اور باغات کی سیر کو پسند کرتی تھیں،اس لئے تفنن طبع اور مزاج میں بہتری کے پیش نظر خاص طرح کی شاہی چھکڑوں میں سیر و تفریح کے لئے بھی نکلا کرتے تھیں،ابتداءً تو خواتین گھوڑوں کا ہی استعمال کرتی تھیں کیونکہ اس سلطنت کا آغاز بہر حال خانہ بدوشوں کی سی زندگی سے ہوا تھا لیکن بعدازاں خواتین ان مخصوص شاہی چھکڑوں میں ہی جایا کرتی تھیں۔(36)

عثمانی خواتین کھلی ہواؤں، پھولوں کی خوشبوؤں، دریاؤں کی سنسناہٹ ،سایہ دار درختوں اور پر فضا مقامات کی انتہائی شائق تھیں،یہی وجہ ہے کہ قسطنطنیہ یعنی آج کے استنبول کے ارد گرد متعدد دلکش تفریح گاہیں ہیں ،جہاں عورتوں کو اپنے ذوق کی تسکین اور افتاد طبع کی ہر قسم کی سہولت میسر ہوتی ہیں،اسی طرح امراءاور وزراء کی خواتین کا بھی خیال رکھا جاتا،چنانچہ صوبہ جات اور قصبوں میں بھی اس نوعیت کی تفریح گاہیں کثرت سے موجود ہیں، شاہین خواتین کی تفریحی حس کو جلابخشنے کے لئے وقتاً فوقتاً

سلطان اپنی زوجہ، کنیز خاص یا والدہ اور شہزادیوں کو لے کر شکار گاہ جایا کرتے تھے، جہاں تازہ شکار کر کے اس کو پکایا جاتا اور دیر تک سلطان اور اس کی ہمسفر زوجہ سلطان یا کنیز خاص برائے سلطان مسلسل باتوں اور دل لگی میں مصروف رہتے، اسی طرح موسم گرما میں سلطان اپنے اہل و عیال کے ساتھ محل یا دیگر مقامات پر موجود باغیچوں میں بھی بیٹھتے اور وہاں باغیچوں میں ہی کھانے پینے اور نشست و برخاست کا انتظام زیادہ دنوں کے لئے ہوتا تھا، اور اس بات کی کوشش کی جاتی تھی کہ شاہی خواتین کو زیادہ موسم اور خوشگوار ماحول سے مستفید ہونے کا موقع ملے۔(37)(م38)(39)

خرید وفروخت

خواتین کی خوشی اور فرحت کے امور میں سے ایک اہم امر یہ ہے کہ وہ اپنی اشیاء ضرورت کی خرید و فروخت خود کریں اور خواتین اپنی خریدی ہوئی اشیاء کی قیمت اور خوبیاں بطور فخر کے بیان کرتی ہیں، ابتدائی ادوار میں شاہی خواتین کپڑوں اور دیگر ضروری سامان کی خرید کے لئے ان کی مالکنوں اور مالکوں کو حرم بلواتی تھیں، البتہ بعد ازاں اس معاملے میں مزید توسع سے کام لیا گیا اور شاہی خواتین نے قصر یا حرم سے نکل کر بذات خود خرید و فروخت شروع کر دی تھی۔(40)

حمام میں جانا

ابتداءً تو شاہی خواتین قصر کے حمام کو ہی استعمال کرتی تھیں، لیکن آہستہ آہستہ انہوں نے باہر خواتین کے لئے خاص حماموں میں بھی جانا شروع کر دیا، حمام ان کے لئے بہت دلچسپ چیز تھی، یہ گویا ترکی عورتوں کا کلب تھا، جہاں وہ دوستوں سے ملاقات کرتیں ، نئی دوستوں کی تلاش کرتیں، شادی بیاہ کے لئے لڑکیوں، چھوٹے بچوں اور کنیزوں وغیرہ کو لے کر آتیں تھیں۔(41)

ویسے تو ترک معاشرت کا یہ حصہ ہے کہ گھر کے احاطے میں حرم یعنی زنان خانہ الگ ہوا کرتا تھا، چاہے محل ہو یا عام آدمی کا گھر، ہر دو میں حمام بنائے جاتے تھے، البتہ وقت کے ساتھ ساتھ جب سلطنت کی حدود وسیع ہونے لگیں تو شاہی خواتین نے آہستہ آہستہ قصر سے باہر کے حماموں میں جانا شروع کر دیا اور مختلف علاقوں سے خواتین مرکزی حمام میں جمع ہوتیں اور دیر تک آپس میں ہنسی مذاق کی باتیں ایک دوسرے کا دل کے احوال سناتیں۔(42)

شادی بیاہ کی تقریبات

شادی بیاہ کی تقریبات کا ترک معاشرے میں خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے، شاہی خواتین کے لئے شادی کی تقریب سب سے یاد گار، قیمتی اور زندگی میں خوشیوں کے مواقع میں سے اہم ترین موقع ہوا کرتا تھا، لہذا شادی بیاہ کی تقریبات کا بہت اہتمام کرتی تھیں، معاشرے کے عام لوگوں کی طرح سلطنت کے شاہی محل میں مختلف قسم کے لباس اور زیورات منگوائے جاتے تھے، حتی

کہ اگر لڑکی والوں کو معلوم ہوتا تو لڑکے والوں کی جانب سے جب لڑکی کو دیکھنے کے لئے لڑکے کی ماں اور دیگر رشتے دار آتے تو لڑکی کو خوب زیبائش کرائی جاتی، خوبصورت، جاذب نظر اور قیمتی کپڑے پہنائے جاتے، اسی طرح شادی کے دن کے لئے خصوصی لباس تیار کرائے جاتے اور ان کو زیب تن کر کے دیکھا جاتا کہ کون سا لباس دلہن اور دیگر شاہی خواتین پر کس قدر دل آویز لگ رہا ہے۔(43)

شادی کی تقریب کئی دن جاری رہتی، جس میں دیگر لڑکیاں دلہن کے ارد گرد شمعیں رکھتیں، اشعار ترنم سے پڑھتیں اور اسی طرح دلہن کے سامنے رقص بھی کیا جاتا تھا، اسی طرح دلہن آکر مہمانوں کے کمرے میں بیٹھتی اور ترک ثقافت کے مطابق اس کے ہاتھوں کی انگلیوں اور درمیان پر مہدی لگائی جاتی اور ریشم کے کپڑے کو ہاتھ کے ارد گرد لپیٹتی تھیں، تقریب کے پانچویں دن دلہن شب زفاف کے پیش نظر موتیوں، مالاؤں اور خوبصورت دھاگوں سے گل کاری شدہ انتہائی دل آویز کپڑے پہنتی ہے، الغرض شادی کے اس فرحت بخش لمحے کو یادگار بنانے کے لئے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی۔(44)

> تقریب کے دن شادیوں میں اسٹیج ڈراموں کی طرح مختلف قسم کے خاکے پیش کرائے جاتے جن میں بالخصوص بچوں اور بڑی عمر کے مردان وزن کے لئے ہنسی اور فرحت بخشی کا انتظام کیا جاتا، اسی طرح شاہی خواتین اس بات کا بھی خوب اہتمام کرتیں تھیں کہ شادی کے اکل وشرب کے پروگرام میں غریبوں اور فقراء کو بھی موقع میسر ہو، غریبوں اور فقرآء کو خوش کرنے اور ان سے دعائیں لینے کو شاہی خواتین اپنے لئے خوشی اور فرحت کا بہت بڑا ذریعہ سمجھتی تھیں۔(45)

خیراتی اداروں کا قیام

انسانی فرحت اور اس کی طبیعت میں انبساط کا واحد ذریعہ کھیل کود یا تماشہ نہیں، بلکہ کئی مرتبہ اچھے کام کر کے اور دوسروں کی خدمت میں بھی انسان کو ایک اندرونی سکون اور فرحت میسر آتی ہے، شاہی خواتین نے تفریح کے اس پہلو سے خوب فائدہ اٹھایا، اور نہ صرف یہ مرکزی ترکی بلکہ دور دراز حتی کہ حرمین کے آئمہ، خدمت گاروں اور باشندگان مکہ ومدینہ کے لئے بھی خصوصی نذرانے پیش کرتیں، مختلف شاہی خواتین نے متعدد قسم کے خیراتی ادارے مثلاً سرائے، تعلیمی ادارے، تربیتی ادارے اور اس نوعیت کے دیگر رفاہ عامہ کے کام سرانجام دیئے۔(46)(47)(48)

شاہی خواتین کے لئے تفریح کے انتظامات اور مقررہ حدود

شاہی خواتین کے اندرونی یا بیرونی تفریحی سرگرمیاں حسب اتفاق منعقد نہیں ہوا کرتی تھیں، بلکہ ان کے لئے باقاعدہ انتظامات کئے جاتے، بالخصوص بیرونی تفریحی سرگرمیوں میں خواتین کی جانی حفاظت اور ان کی آبرو کی حفاظت کے پیش نظر پہرے کا مضبوط انتظام کیا جاتا، اسی طرح شکار گاہ میں بھی پہرے کا خاص انتظام وانصرام کیا جاتا تھا، نیز خواتین کے اوپر بھی کچھ پابندیاں اور حدود وقیود مقرر تھیں، جن کی پابندی کو شاہی خواتین بوجھ نہ سمجھتی تھیں بلکہ یہ امور ان کی طبیعت کا حصہ تھے۔ ذیل میں چند حدود وقیود کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تفریح میں کنیزوں کی شرکت

ان تفریحات میں ایسی کوئی پابندی نہیں تھی کہ صرف آل عثمان کی خواتین ہی ان میں شریک ہو سکتیں، بلکہ محل کی کنیزوں اور خادمات بھی ان تفریحات میں شریک ہوتیں، جب شاہی خواتین کے لئے لباس منگوایا جاتا تو کنیزوں اور ط خادمات کے لباس کا بھی خاص خیال رکھا جاتا تھا، اسی طرح چونکہ عثمانی خواتین اور ان کی خادمات و کنیزوں میں کسی قدر بے تکلفی موجود ہوتی، اس لئے کسی اہم خواہش یا طلب کے وقت خادمات خود بھی ذکر کر دیا کرتی تھیں، نیز اسی طرح کنیزوں اور خادمات کو مختلف مقابلہ جات میں بھی شریک کیا جاتا تھا۔[(49)]

حجاب کی پابندی

شاہی خواتین اپنے حجاب کا خاص خیال رکھتی تھیں، جیسے حرم میں کسی غیر مرد کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی، ایسے ہی شاہی خواتین کو کسی اور کے ساتھ قیام تعلق یا میل ملاپ کی اجازت نہ تھی[(50)]، اگر کسی وقت باہر جانا ہوتا یا محل میں موجود کسی ذمہ دار سے بات کرنا ہوتی تھی تو عمومی طور پر جالی دار نما لکڑی کا پردہ استعمال کیا جاتا تھا اور پردے کے پیچھے سے بات چیت کی جاتی تھی ،اسی طرح تفریحات اور مقابلہ جات وغیرہ میں بھی لباسِ حجاب وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔[(51)]

اوقات کا تعین

ترک معاشرے میں یہ بات متعین تھی کہ غروب آفتاب سے پہلے ہر صورت اپنے گھر واپس ہونا ہوتا تھا، شاہی خواتین بھی اس زبردست روش کا خیال رکھتی تھیں اور اس بات کو یقینی بنایا جاتا تھا کہ اگر کسی سرگرمی کے باعث محل یا حرم سے باہر جانے کی ضرورت پڑ رہی ہے تو قبل از غروب ہر صورت واپسی ہو جائے، اسی طرح اگر کسی جگہ شکار گاہ میں خیمہ وغیرہ لگایا جاتا تو قبل از غروب خیمے میں واپسی کو یقینی بنایا جاتا تھا۔[(52)]

محض خواتین کی شرکت

شریف النسب ترک خواتین مر دوزن کی مخلوط محافل سے اجتناب کرتی تھیں،اور اس بات کے مکمل انتظامات کئے جاتے تھے کہ خواتین کی محفل میں محض خواتین ہی شریک ہو سکیں اور خواتین اور بچوں کے سوا کوئی اور خواتین کی محفل میں شریک نہ ہو۔[53]

ذمہ دار کا تعین

خواتین کی اندرونی سر گرمیوں کے انتظام وانصرام کے لئے والدہ سلطان یا سر براہ حرم کی جانب سے خادمات میں سے کسی خادمہ یا محتشین میں سے کسی کو ذمہ دار بنایا جاتا تھا،اسی طرح بیرونی تفریحی سر گرمیوں میں سپاہیوں کے حفاظتی دستے کے علاوہ یہ خواجہ سرا بھی شاہی خواتین کے ساتھ باقاعدہ مقرر کئے جاتے تھے اور اس بات کو مکمل یقینی بنایا جاتا تھا کہ کسی قسم کے حادثے یا واقعے سے بچا جا سکے۔[54]

خواجہ سراؤں کا تعین

سلطنت عثمانیہ میں طویل عرصہ تک خواتین کو مر دوزن اور خواجہ سراؤں،ہر دو کے ساتھ اختلاط سے محفوظ رکھا گیا، لیکن جوں جوں سلطنت کی حدود وسیع ہوتی گئیں، نئی تہذیبوں اور مزاجوں کے لوگ اس سلطنت کا حصہ بنتے گئے،اس دوران حرم میں اور شاہی خواتین نے اپنے ساتھ کنیزوں اور خادمات کے علاوہ خواجہ سراؤں کا تعین بھی شروع کر دیا، یہ خواجہ سرا حرم کے اندر شاہی خواتین اور باہر کے لوگوں میں معاون کا کردار ادا کرتے اور اسی طرح جب شاہی خواتین باہر نکلتیں تو یہ خواجہ سر حفاظت اور ترتیب نظم کے پیش نظر ان کے ساتھ ہوتے،ان میں حبشی بھی موجود تھے اور دیگر نسل کے بھی موجود تھے۔[55]

تیسرا حصہ

مسلم معاشرے بالخصوص پاکستانی خواتین کے لئے استفادے کی ممکن صورتیں

معلومات سابقہ کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ باہمی مشاورت اور سنجیدگی سے تحقیق کے بعد ضرور ایسی چیزیں سامنے آتی ہیں جن کو مسلم معاشروں اور بطور خاص پاکستانی خواتین کے لئے ممکن بنایا جا سکتا ہے کہ وہ بھی مردوں کی طرح صحت مند زندگی گزارنے کے لئے تفریح کی کچھ سر گرمیوں سے استفادہ کر سکیں،ذیل میں چندان امور کا ذکر کیا جاتا ہے:

متبرک روایات کی محافل

ایک طویل عرصے تک پاکستان کے بعض علاقوں میں خاندان کی بزرگ خواتین اور بزرگ مرد بچوں کو بٹھا کر سابقہ لوگوں کی بہادری اور اقدار کی حفاظت کی دلچسپ داستانیں سنایا کرتے تھے،اس عمل کا ایک غیر معمولی اثر بچوں کی زندگی پر پڑتا ہے،

مسلمانوں کے پاس سیرت صحابیات اور ازواج مطہرات کی زندگی کی صورت میں زبردست ذخیرہ موجود ہے،اب چونکہ یہ متبرک روایات خاندان میں تقریباً ختم ہوتی جارہی ہے،اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ تعلیمی اداروں میں بڑی بچیوں اور اساتذات کے لئے کوئی ایسا میکانزم بنائیں کہ چھوٹی بچیوں کے لئے دلچسپی اور سبق آموز داستانوں کی زبردست سیریز کی محافل اور خاکے منعقد کرائے جائیں۔

بیت بازی کی محافل کا انعقاد

اشعار کی صورت میں حکماء کے طویل پر حکمت مواعظ کو شعراء ایک دو بندوں اور چند اشعار میں بند کر دیتے ہیں، سو شاہی خواتین کے طرز پر خواتین اور بچیوں کے لئے ایک پر حکمت تفریحی سر گرمی کے طور پر بیت بازی کا باقاعدہ انتظام کیا جاسکتا ہے، جس سے خواتین اور بچیوں کو ادب کی چاشنی کے حصول کے ساتھ ساتھ تفریح طبع کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔

خواتین کی علیحدہ تفریحی سر گرمیاں

ظاہر ہے کہ اسلام بشری تقاضے یعنی تفریح سے یکسر انکاری دین نہیں بلکہ یہ تو بشری صفات اور صلاحیتوں کو جِلا بخشنے والا ایک کامیاب و مکمل نظام ہے،اس لئے اتنی بڑی اور متنوع قسم کے لوگوں کی سلطنت میں اگر خواتین کی تفریح کے لئے الگ سے تفریحی سر گرمیوں کا انعقاد کیا جاسکتا تھا، تو آج پاکستان جیسے نظریاتی ملک کے لئے بھی یہ کام آسانی سے ممکن ہے، بس ضرورت اس امر کی ہے کہ ارباب حل وعقد اور اہلِ علم حضرات سنجیدگی سے اس معاملے کا جائزہ لیں۔

زوجین کی باہمی تفریحی سر گرمیاں

حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنی ازواج کے ساتھ مختلف تفریحی سر گرمیوں سے یہ نتیجہ باآسانی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ زوجین کو باہم بھی پر لطف ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے،اسی طرح شاہی خواتین کا اپنے سلطانوں اور اپنے شوہروں کے ساتھ اس نوعیت کی سر گرمیوں میں حصہ لینا بھی اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انتہائی مصروف اور پیچیدہ زندگی میں بھی زوجین اگر چاہیں تو اپنے گھر کے ماحول کو مختلف قسم کی اندرونی اور بیرونی سر گرمیوں کے ذریعے پر لطف بنا سکتے ہیں۔

خاندان میں باہمی تفریحی سر گرمیاں

ملکی اور اجتماعی سطح کے علاوہ خاندان کے افراد میں باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت اور خاندان کے مختلف عمر کے افراد مثلاً ،بچوں، بچیوں اور خواتین کے لئے حجاب کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تفریحی سر گرمیوں کا انعقاد کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے بنیادی شرط یہ ہے بطور خاص پاکستانی معاشرے کو اپنے گرد ایک مخصوص دائرہ مذہبی جس کا اصل دین سے کوئی تعلق نہیں

اور جو دائرہ بالخصوص رد عمل میں وجود میں آیا، اس دائرہ کو کاٹ کر اسلام کی اصل تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنا ہو گی اور کئی ساری ان باتوں کو اسلام کے تناظر میں دیکھا جانا ضروری ہے جن کو پاکستانی معاشرہ غیرت یا اپنے خاندانی کلچر کے مخالف سمجھتا ہے۔

گھریلو خوشیاں (شادی بیاہ کی تقریبات)

گھریلو خوشیوں جیسے بچوں کی ولادت، بچوں کے چلنے کا آغاز، بچوں کی پیدائش اور اس نوعیت کی دیگر چیزوں پر پاکستانی معاشرے میں خوشیوں کا تسلسل موجود ہے، تاہم یہ بات پیش نظر رہے کہ طویل عرصہ تک غیر مسلموں اور دیگر اقوام کے ساتھ طویل عرصے تک اختلاط کے بعد معیارات بدل گئے ہیں، وہ مقامات جہاں اسلام میں نرمی اور گنجائش کے پہلو موجود ہیں، ان میں سختی دکھائی جا رہی ہے، اور جہاں اسلام میں مطلوب کچھ حدود ہیں ان میں حد سے زیادہ وسعت دکھائی دی جا رہی ہے، نیز بسا اوقات ایسی چیزوں کو لازمی قرار دیا جاتا ہے جن کی وجہ سے گھریلو ان خوشیوں کا مزہ جاتا رہتا ہے اور اسی طرح رائج الوقت جہیز جیسی عجیب وغریب قسم کی سختیاں گھر کر آئیں ہیں، ان کا بھی خاتمہ ضروری ہے، اسی طرح اس بات کا بھی دھیان رکھنا ضروری ہے کہ کسی ایسی چیز کو بطور خوشی نہ منایا جائے جو کہ ظاہری طور پر عام لوگوں کے ہاں ایک کلچرل چیز ہو جبکہ درحقیقت وہ کسی قوم کی ایک باقاعدہ ایسے مذہبی رکن کے طور پر ہو جو کہ تعلیمات اسلامیہ اور شریعت اسلامیہ کی متصادم ہو۔

خیراتی اداروں اور رفاہ عامہ کی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت

اسی طرح مختلف قسم کے رفاہی کاموں میں مردان وطن ہی پیش پیش رہتے ہیں اور عمومی طور پر ایسے معاملات میں خواتین کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی، چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے اور رفاہ عامہ کی چاہت کو خواتین محلے یا پڑوس میں چھوٹی چھوٹی خیراتی نیکیوں کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ایسے معاملات میں حدود وقیود کے ساتھ خواتین کو اجتماعی انداز کے رفاہ عامہ کے کاموں میں مواقع دیئے جاسکتے ہیں جیسے بطور مثال طالبات کے سکولوں میں کسی نئے مرحلے کا سنگ بنیاد خواتین سے رکھوایا جائے، یا محلوں میں خواتین کے حوالے سے رفاہی اور ملی نوعیت کے انعامات میں خواتین کو ذمہ دار بنایا جاسکتا ہے، اس صورت میں کام کی بہتری کے ساتھ خواتین کو آپس میں میل ملاقات اور فرحت قلبی کے مواقع میسر آئیں گے جو یقیناً ان کی زندگیوں میں اہم کردار ادا کریں گے۔

نتائج بحث

معلومات سابقہ کی روشنی میں حاصل شدہ نتائج کو ذیل میں نکات کی صورت میں درج کیا جاتا ہے:

1۔ سلطنت عثمانیہ کی شاہی خواتین میں تین قسم کی خواتین شامل تھیں، عثمانی خواتین (والدہ سلطان، زوجہ سلطان، بیٹیاں، ہمشیرہ سلطان اور آل عثمان کی دیگر خواتین)، کنیز خاص برائے سلطان اور حرم میں رہنے والی عام کنیزیں اور خادمات۔

2۔ شاہی خواتین میں سے ہر ایک کو مختلف قسم کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوتی تھیں اور اس ذمہ داری کے حوالے سے باقاعدہ تربیت کا نظام موجود تھا۔

3۔ شاہی خواتین محل میں قید و بند کی زندگی نہیں گزار رہی تھیں جیسا کہ ایک طویل عرصے تک یورپ کے بعض مصنفین دنیا کو باور کراتے رہے بلکہ وہ آزاد انسانوں کی طرح زندگی کے لطف سے آشنا تھیں۔

4۔ شاہی خواتین کی تفریحی سرگرمیاں اندرونی و بیرونی ہر دو کے مجموعہ سے مرکب تھیں۔

5۔ شاہی خواتین کی تفریحی سرگرمیاں نہ صرف یہ کہ محض تفریح تھیں بلکہ ان میں تربیت کا زبردست نظام ہوتا تھا جیسا کہ پابندی وقت سکھانا، ذمہ داری کی ادائیگی سکھانا، حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ۔

6۔ سلطنت کے پیچیدہ مسائل کے باوجود شاہی خواتین کا تفریحی سرگرمیاں منعقد کرنا اس بات کی وضاحت ہے کہ کسی بھی قسم کے حالات میں انسان کی فطری ضرورت یعنی فرحت قلبی کا خیال رکھا جاسکتا ہے البتہ اس کے لئے وقت کے مطابق کچھ اقدامات کی ضرورت ہوگی۔

7۔ عثمانی خواتین کی طرح ان کی کنیزوں کو بھی زندگی سے لطف اٹھانے کے مواقع دیئے جاتے تھے، یہی وجہ تھی کہ حرم میں طویل عرصہ رہنے کے بعد جب کسی کنیز کو وہاں سے رخصت کیا جاتا تو اس کے باوجود وہ حرم میں رہنے کو ترجیح دیا کرتی تھی۔

8۔ شاہی خواتین تفریحی سرگرمیوں میں لامحدود آزادی کی قائل نہ تھیں بلکہ مسلمان معاشرے اور مسلمانوں کی تہذیب کے مطابق حدود و قیود کا از خود خیال رکھتی تھیں بطور مثال حجاب کا اہتمام۔

9۔ مسلم معاشرے اور بطور خاص پاکستانی خواتین کو بھی اپنے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے محض محبت کافی نہیں بلکہ اپنے آپ سے متعلق احکامِ الٰہی سے بھی آگاہی حاصل کرنی ہوگی کہ مبادا بشری تقاضوں کی اہمیت کے پیشِ نظر اوامرِ الٰہی سے اجتناب اور بے رخی لازم نہ آئے، نیز یہ کہ ان کے حقوق بھی پورے ہوں اور مسلم معاشرے کا تقدس بھی پامال نہ ہو۔

تجاویز: 1) دورانِ تحقیق اس نتیجے تک رسائی ہوئی کہ اس موضوع پر مستقل طور پر کام کرانے کی ضرورت ہے، بطور خاص کسی ایسے پاکستانی طالب علم یا طالبہ کے ذمہ یہ کام لگایا جاسکتا ہے، جس کو ترکی میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے حرم سے متعلق دستاویزات تک رسائی ممکن ہو، تاکہ شاہی خواتین کے حوالے سے تمام پہلو اپنی تمام جوانب کے ساتھ سامنے آسکیں۔

2) نیز سلطنت عثمانیہ کے حوالے کئے گئے تحقیقی کام جو کہ مستشرقین کی جانب سے کیا گیا ہے، اس کا ناقدانہ جائزہ لیا جاسکتا ہے اور دیکھا جاسکتا ہے کہ کس قدر اصولی تحقیق کے پیشِ نظر غیر جانبداری سے کام لیا گیا ہے، اور کن کن مصنفین نے مبالغے یا تعصب سے کام لیا ہے، اور سلطنتِ عثمانیہ کے بارے میں عائد الزامات کی حقیقت سامنے لائی جائے۔

حوالہ جات

(1) دیکھئے الدولۃ العثمانیہ المجھولۃ، کوندز، الأستاذ دکتواحمد آق، اور ازتورک، الأستاذ دکتور سعید، وقف البحوث العثمانیۃ، ۲۰۰۸ء زینب سلطان کامی سوک، ایمینونیو، استنبول، ص 507۔9

Kuwndaz, al-usztaz, Dr Ahmed, Aaq, and Twzak,al-ustaz, Dr Saeed, al-Doulatul Uthmania al-majhoolah, wqful Bwuhwth al-Islamiah, 2008, Zeynep Sultan Camii Sok, Eminonu/Istanbul, P:507 to 509

(2) دیکھئے طقوش، محمد سہیل، تاریخ العثمانیین من قیام الدولۃ الی الانقلاب علی الخلافۃ، دار النفائس، ۲۰۱۳ء، ص 569

Tuqwsh, Muhammad Sohail, Tarikh Ul Uthmanieen Min qiyam id dolati ilal inqilab alal khilapah, Dar un nafais, 2013, P:569

(3) DEMIR, Nilüfer Özcan, OSMANLI DEVLETİ'NDE HAREM KURUMU, P: 1/11

(4) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، شبلی روڈ، اعظم گڑھ، (ہند)، ۲۰۰۹ء، ج 2، ص 392۔3

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Dar Ul Musannifin, Shibli Academy, Shibli Road, Azam Garh, (Hind), 2009, Vol:2, P: 392 and 393

(5) دیکھئے طقوش، محمد سہیل، تاریخ العثمانیین من قیام الدولۃ الی الانقلاب علی الخلافۃ، ص 569

Tuqwsh, Muhammad Sohail, Tarikh Ul Uthmanieen Min qiyam id dolati ilal inqilab alal khilapah, P:569

(6) Gabor Agoston (Georgetown University Washington D.C)And Bruce Masters(Wesleyan University Connecticut), ENCYCLOPEDIA OF THE OTTOMAN EMPIRE, FACTS ON FILE LIBRARY OF WORLD HISTORY, Page No 249-51

(7) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجِم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، دار النبیل، 2014، ص 13

Asli Sanjar, Al-Mara't-ul-Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, Dar Un Nabil, 2014, P: 13

(8) دیکھئے شریف، ایمان غانم، دکتور، الحیاۃ الاجتماعیہ للمرأۃ فی الاناضول (۱۹۳۹ء تا ۱۹۰۳ء)، کلیۃ الآداب، جامعۃ الموصل، مجلۃ کلیۃ التربیۃ الاساسیۃ والانسانیۃ، جامعۃ بابل، العدد 41، کانون اول ۲۰۱۸ء، ص 2306

Sharif, Iyman Ghanam, Dr, al-haya-tul ijtemaia lil-maraath fil anadwl, (1903 to 1939), Kliua-tul-adaab, Jamia-tul-Mosal, Majallah kullia-tul-tarbia al-asasia wal-insaniah, Jamia-tul Babul, Vol: 41, Kanoon Awwal. 2018, P: 2306

(9) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص114۔22

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 114 to 122

(10) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص398۔400

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 398 to 400

(11) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص55 اور 88۔94

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 55 and 88 to 94

(12) دیکھئے الدولۃ العثمانیہ المجہولۃ، کوندز، الأستاذ دکتو احمد آق، اور ازتورک، الأستاذ دکتور سعید، وقف البحوث العثمانیۃ، ۲۰۰۸ء زینب سلطان کامی سوک، ایمینونیو، استنبول، ص507۔9

Kuwndaz, al-usztaz, Dr Ahmed, Aaq, and Twzak,al-ustaz, Dr Saeed, al-Doulatul Uthmania al-majhoolah, P:507 to 509

(13) ایضاً، ص6۔10

Ibid, P: 6 to 10

(14) نفس المرجع، ص13

Ibid, P: 13

(15) Eric R. Dursteler, The Oxford Encyclopedia of women in World History, Oxford Reference Online Premium, P: 1 to 5

(16) Gabor Agoston (Georgetown University Washington D.C)And Bruce Masters(Wesleyan University Connecticut), ENCYCLOPEDIA OF THE OTTOMAN EMPIRE, Page No 249- 51

(17) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص379

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 379

(18) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص55 اور 120

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 55 and 120

(19) Gabor Agoston (Georgetown University Washington D.C)And Bruce Masters(Wesleyan University Connecticut), ENCYCLOPEDIA OF THE OTTOMAN EMPIRE, Page No 249 to 51

(20) Ibid.

(21) دیکھئے کوندز، الأستاذ دکتو احمد آق، اور ازتورک، الأستاذ دکتور سعید، الدولۃ العثمانیہ المجہولۃ، ص509

Kuwndaz, al-usztaz, Dr Ahmed, Aaq, and Twzak,al-ustaz, Dr Saeed, al-Doulatul Uthmania al-majhoolah, P: 509

(22) Aytar, V. Entertainment and leisure consumption in Istanbul, University of Amsterdam, UVA-DARE (Digital Academic Repository), P: 50 and 51

(23) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص398۔400

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 398 to 400

(24) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص396

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 396

(25) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص42

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 42

(26) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص396

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 396

(27) نفس المرجع، ص395

Ibid, P: 395

(28) ایضاً، ص405

Ibid, P: 405

(29) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص72-5

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 72 to 75

(30) نفس المرجع

Ibid.

(31) Fanny Davis, The Ottoman Lady (A Social History From 1718 to 1918), Greenwood Press, New York. Westport, Connecticut. London, Page No 33

(32) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص64-5

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 64 and 65

(33) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص64-5

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 64 and 65

(34) ایضاً

Ibid.

(35)Aytar, V. Entertainment and leisure consumption in Istanbul, P: 56

(36) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص396

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 396

(37) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص396

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 96

(38) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃ العثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم از السید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص31

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 31

(39) دیکھئے کوندز، الأستاذ دکتو احمد آق، اور از تورک، الأستاذ دکتور سعید، الدولۃ العثمانیۃ المجھولۃ، ص522-5

Kuwndaz, al-usztaz, Dr Ahmed, Aaq, and Twzak,al-ustaz, Dr Saeed, al-Doulatul Uthmania al-majhoolah, P: 522 to 525

(40) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص412

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 412

(41) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃالعثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم ازالسید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص79۔85

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 79 to 85

(42) نفس المرجع، ص79۔85

Ibid, P: 79 to 85

(43) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃالعثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم ازالسید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص65۔72

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 65 to 72

(44) ایضاً

Ibid.

(45) نفس المرجع

Ibid.

(46) ایضاً، ص108۔14

Ibid. P: 108 to 114

(47)Gabor Agoston (Georgetown University Washington D.C)And Bruce Masters(Wesleyan University Connecticut), ENCYCLOPEDIA OF THE OTTOMAN EMPIRE, Page No 249-51

(48)Eric R. Dursteler, The Oxford Encyclopedia of women in World History, Oxford Reference Online Premium, P: 1 to 5

(49) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص400

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 400

(50) نفس المرجع، ص393۔4

Ibid, P: 393 & 394

(51) ایضاً، ص397

Ibid, P: 397

(52) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص397

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 379

(53) نفس المرجع، ص394

Ibid, P: 394

(54) دیکھئے اصلی سنجر، المرأۃالعثمانیۃ بین الحقائق والاکاذیب، مترجم ازالسید زھران، أ.د. سمیر عباس، ص105

Asli Sanjar, Al-Mraat ul Uthmania bain al haqaiqi wal akazieb, translated by all syed zhran, and Dr Samir Abbas, P: 105

(55) دیکھئے محمد عزیز، ڈاکٹر، دولتِ عثمانیہ، ج2، ص396

Muhammad Uzair,Dr, Doalat-e-Uthmania, Vol:2, P: 396